وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾

اگر ہم ان پر فرشتے بھی نازل کر دیتے اور مُردے ان سے باتیں کرتے اور ان کے سامنے ہم دنیا بھر کی چیزیں بھی لا حاضر کرتے تو بھی یہ ایمان نہ لاتے، ماسوائے اس کے کہ اللہ ایسا چاہتا کہ انہیں ایمان لانے کے لیے مجبور کردے۔ ان میں اکثریّت تو جاہلِ مطلق ہے۔ (111)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾

اور اسی طرح جنّوں اور انسانوں میں سے دین کے نظام کی مخالفت کرنے والے مفسد سرغنے ہر نبی کے دشمن بن گئے تھے (الفرقان 25:31) جو باہمی خفیہ سازشیں کرتے اور لوگوں کو غلط اُمّیدیں دلاتے ہوئے دھوکا دینے کی خاطر ملمّع سازی کی باتیں کرتے تھے۔ اگر اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرے ربّ نے ان کے اختیار وارادہ کو سلب کرلیا ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ لہٰذا، تُو اُنہیں، اور جو افترا پردازیاں یہ کرتے ہیں، ان سے صرفِ نظر کر۔ (112)

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾

تا کہ جو یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل انہی افترپردازیوں کی طرف مائل رہیں اور یہ اپنے غلط اعمال سے خوش و مطمئن رہیں اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں، کیے جائیں۔ (113)

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾

ان سے پوچھ کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور حَکَم، فیصلہ کن اتھارٹی تلاش کروں حالانکہ اس نے تم سب کے لیے ایک ایسی کتاب بھیج دی ہے جس میں ہر بات نکھار کر

اور الگ الگ کر کے Distinctly بیان کر دی گئی ہے۔ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تیرے نشو و نما دینے والے کی طرف سے علم و عقل، عدل و انصاف اور واقعات و مصالح کے عین مطابق نازل کیا گیا ہے۔ لہٰذا، تُو ان سے بحث جھگڑا نہ کرنا۔ (114)

وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝١١٥

تیرے ربّ کے قوانین سچّائی اور عدل کے ساتھ مکمّل ہو گئے۔ ان میں اب کسی طرح کی کمی نہیں رہی۔ اس کے ان قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا (الانعام 34:6، یونس 64:10، الکھف 27:18، الاحزاب 62:33، فاطر 43:35، الفتح 23:48) اور وہ سننے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ (115)

وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ۝١١٦

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) اگر تو مملکت میں رہنے والوں کی اکثریّت کی بات مان لے گا تو یہ تجھے اللہ کے راستے سے ہٹا دیں گے۔ یہ صرف ظن و گمان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہیں۔ (116)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝١١٧

تیرے ربّ کو اس کا بخوبی علم ہے جو اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ اُن کو بھی بخوبی جانتا ہے جو صحیح راہ ہدایت پر ہیں (القلم 7:68)۔ (117)

فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ۝١١٨

اگر تم اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو جس چیز پر اللہ کا نام لیا گیا ہو صرف اسے کھاؤ (الحج 28:22، 36)۔ (118)

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ
لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا
لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

اور کیا وجہ ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو ما سوائے اس کے جس کو تم مجبوراً کھاؤ حالانکہ اس نے تمہیں جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں، واضح طور پر بتا دیا ہے (البقرۃ 173:2، المآئدۃ 3:5، الانعام 146:6)۔ اکثر لوگ علم کے بغیر محض اپنی خواہشات و رجحانات کی بنا پر لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ یقیناً تیرا نشوونما دینے والا حدود شکن لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (119)

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ
الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

جن کاموں سے انسانی ذات میں ضعف، پژمُردگی اور اضمحلال اور قوّتِ عمل میں کمزوری پیدا ہو، تم ان کے واضح اور پوشیدہ دونوں پہلوؤں سے محترز رہا کرو۔ جو لوگ ایسے اضمحلال پیدا کرنے والے کام کرتے ہیں وہ جلد ہی اُس کی سزا پا لیتے ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ (120)

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ
14 ع 11 1 وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ
اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ۔ کھاؤ گے تو یہ نافرمانی ہوگی۔ سرکش اور نظام کی مخالفت کرنے والے، فتنہ جُو سرغنے، اپنے ساتھیوں کے دلوں میں ایسی باتیں ڈالتے رہتے ہیں کہ وہ تم سے بحث تکرار کر کے حرام کے بارے میں تم لوگوں کو قائل کر لیں۔ اگر تم نے ان کا کہنا مانا تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔ (121)

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ
فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ
كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

بھلا وہ شخص، جمود کی وجہ سے جس کی شخصیّت کا ارتقا رک جائے اور ہم اُسے قوّتِ احساس اور قوّتِ عقل و علم اور

وحی کا نورعطا کردیں اور وہ انسانوں کے درمیان اس نور کی روشنی کے باعث فعّال زندگی جیے، اُس شخص کی مانند ہوسکتا ہے جو ذہنِ انسانی کی پیدا کردہ توہّم پرستی اور غلط اندیشی کی تاریکیوں میں گھرا ہوا ہو اور ان میں سے باہر نہ نکل سکے۔ یوں ابدی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والوں کو اُن کی سیاہ کاریاں بھی خوش آئند بن کر دکھائی دیتی ہیں۔(122)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

یوں ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے ہر بستی میں سرکردہ جرائم پیشہ لوگ وجود میں آتے رہتے ہیں کہ وہ معاشرے میں مکروفریب کے جال بچھائیں۔ یہ مکروفریب درحقیقت وہ اپنی ذات کے خلاف ہی کر رہے ہوتے ہیں اور اس بات کا شعور نہیں رکھتے (البقرۃ2:11،12)۔(123)

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

وقف لازم — وقف منزل

اور جب اُن کفّار تک رسول کی وساطت سے ہماری وحی کی کوئی آیت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسکو تسلیم نہ کریں گے جب تک ہمارے پاس بھی براہِ راست اسی طرح وحی نہ آئے جیسی اللہ کے رسولوں کو ملتی رہی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ رسالت کا منصب کسے تفویض کرنا ہوتا ہے۔ جلد ہی ان مجرموں کو ان کی بہانہ سازیوں کے باعث ،اللہ کے یہاں سے ذلّت و رسوائی اور شدید عذات پہنچ کر رہتا ہے۔(124)

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ

جو شخص چاہے کہ اللہ اسے راہِ ہدایت پر ڈال دے، اللہ

وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

اس کا سینہ دینِ اسلام کو سمجھنے، قبول کرنے کی صلاحیّت اور اسے اختیار کرنے کے لیے کھول دیتا ہے۔ اور جو صحیح رَوِشِ زندگی سے ہٹنا چاہے اس کا سینہ اس طرح تنگ بھنچا ہوا ہو جاتا ہے گویا بلندی پر بڑا زور لگا کر چڑھ رہا ہو۔ یوں اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ایمان نہ لانے والوں پر حق صاف اور واضح نہیں ہو پاتا اور وہ شک اور اضطراب میں پڑے رہتے ہیں۔ (125)

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) یہ ہے تیرے نشوونما دینے والے کا دکھایا ہوا توازن بدوش راستہ۔ جو لوگ زندگی میں ہر قدم پر اللہ کے قوانین کو سامنے رکھتے اور ان کے مطابق فیصلے کرتے ہیں، ہم اُن کے لیے اپنے قوانین کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ (126)

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اُن کے لیے اُن کے ربّ کے یہاں ایسا گھر --- جنّت ہے (الرعد 29:13) جہاں ان کی کوششیں ثمر بار ہو جاتی ہیں۔ وہ خطرات و لغویات سے محفوظ، امن و سلامتی سے رہتے ہیں اور نہایت حفاظت اور اعتماد سے بلندیوں تک پہنچ جاتے ہیں (الانشقاق 19:84) اور ان کے اعمال کے نتیجے میں وہاں انہیں اللہ کا قرب اور رفاقت نصیب ہو جاتی ہے۔ (127)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ

جس دن اللہ سب لوگوں کو اکٹھا کرتا ہے تو ان سے فرماتا ہے کہ اے گروہِ جِنّ! تم نے انسانوں کا بہت استحصال کیا۔ انسانوں میں سے ان کے ساتھی اقرار کرتے ہیں

النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہم ایک دوسرے کو اپنے مقاصد کے لیے آلۂ کار بناتے رہے یہاں تک کہ وہ وقت آن پہنچا جو تُو نے اپنے قانونِ مکافات کے مطابق ہمارے لیے مقرّر کیا تھا۔ حکم ہوتا ہے کہ اب یہ جہنّم ہی تمہارا ٹھکانا ہے۔ اس میں ہمیشہ رہا کرو گے ما سوائے اللہ کی مشیّت کے جو اس حالت میں تبدیلی نہیں چاہے گا۔ تمہارا ربّ ہر امر کا علم رکھنے والا اور عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے والا ہے۔ (128)

15 ع 8 2
وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

اس طرح ہم استحصال کرنے والوں کو ایک دوسرے پر مسلّط کر دیا کرتے ہیں۔ ایسا ان کے استحصالی اعمال کے پیشِ نظر ہی ہوتا ہے۔ (129)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ
عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا
شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے گروہِ جنّ و انس! تمہی میں سے تمہارے پاس کیا رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے پاس میری آیات بیان کرتے تھے اور تمہیں آج کے accountability کے دن سے Warn کیا کرتے تھے۔ وہ اقرار کریں گے کہ آج ہم اس امر کی اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔ انہیں دنیاوی زندگی نے غلط توقّعات سے دھوکے میں ڈالے رکھا تھا اور آج یہ اپنے خلاف خود گواہی دے رہے ہیں۔ یہ ہماری مستقل اقدار کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ (130)

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

اس لیے کہ تمہارا نشوونما دینے والا کسی بستی والوں کو نا انصافی سے Unjustly اس حالت میں تباہ و ہلاک

کرنے والا نہیں کہ وہ وحیِ الٰہی کی تعلیمات سے بے بہرہ ہوں۔ (131)

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوۡا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۳۲

ہر ایک کے لیے اس کے اعمال کے مطابق درجے ہیں (الاحقاف 19:46) اور تیرا نشوونما دینے والا ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ (132)

وَرَبُّكَ الۡغَنِىُّ ذُو الرَّحۡمَةِ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ وَيَسۡتَخۡلِفۡ مِنۡۢ بَعۡدِكُمۡ مَّا يَشَآءُ كَمَاۤ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنۡ ذُرِّيَّةِ قَوۡمٍ اٰخَرِيۡنَ ؕ ۝۱۳۳

اور تیرے ربّ کو کائنات کی کسی چیز کی احتیاج نہیں He is self sufficient۔ وہ رحمتوں کا مالک ہے۔ اگر اس کے قانون کا تقاضا ہو تو وہ تمہیں منظر سے ہٹا کر تمہارے بعد جنہیں چاہے تمہارا جانشین بنادے جس طرح تمہیں تم سے پہلی قوم کی نسل سے پیدا کر کے پروان چڑھایا۔ (133)

اِنَّ مَا تُوۡعَدُوۡنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ۝۱۳۴

یقیناً، جس امر سے تمہیں متنبّہ کیا جا رہا ہے وہ پورا ہو کر رہتا ہے اور تم اس کے رُوبعمل لانے سے ہمیں روک نہیں سکتے۔ (134)

قُلۡ يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝۱۳۵

(اے رسول! صلّی اللہ علیہ وسلّم!) انہیں بتادے کہ اے میرے برادرانِ قوم! تم اپنی استطاعت بھر اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو اور میں اپنے پروگرام پر (ھود 93:11، 121، الزّمر 39:39)۔ جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ بالآخر اس دنیا کا انجام کس کا اچھا ہے۔ یقیناً قانون شکنی کرنے والے کامران وکامیاب نہیں ہو سکتے۔ (135)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

اللہ، جو چیز کھیتی اور مویشیوں میں سے پیدا کرتا ہے اُس میں سے ایک حصّہ مقرّر کرتے اور بزُعمِ خویش کہتے کہ یہ تو ہوا اللہ یعنی ضرورت مندوں کا اور یہ دوسرا، ہمارے بتوں کا۔ جو حصّہ اپنے بتوں کے لیے مختص کرتے وہ اللہ یعنی ضرورت مندوں کو نہیں مل سکتا تھا لیکن جو حصّہ اللہ یعنی ضرورتمندوں کے لیے مختص کرتے وہ بھی ان کے بتوں کو ہی مل جاتا تھا۔ کتنا غلط فیصلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔ (136)

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

ان کے رشتہ دار مذہبی پیشواؤں نے مشرکین کی اکثریّت کی نگاہوں میں بتوں کی قربان گاہوں پر ان کے بچوں کے قتل کو پسندیدہ عمل بنا کر پیش کیا تاکہ انہیں غیر شعوری طور پر برباد کردیں اور اس طرح ان کے دین کا Concept تصور Vague مبہم سا کر دیں۔ اگر اللہ کا قانون اختیار و ارادہ سلب کر کے انہیں ایسا نہ کرنے دیتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ لٰہذا، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو ان سے، اور جو یہ دین کو مسخ کر کے خود تراشیدہ عقائد پیش کرتے ہیں، اس سے کنارہ کش رہ۔ (137)

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖۗ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اور کہتے ہیں کہ ان مویشیوں اور کھیتی کی پیداوار کو کھانا ممنوع ہے۔ یہ اپنے گمانِ باطل سے کہتے ہیں کہ انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں جنہیں ہم اپنے عقیدے کے مطابق کھلانا چاہیں۔ اور مویشیوں پر سواری اور

بار برداری حرام ہے۔ اور کچھ مویشیوں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی نہیں لیتے ۔ یہ اللہ پر ان کی من گھڑت باتیں ہیں۔ جو عقائد یہ تراشتے رہتے ہیں، اللہ عنقریب انہیں ان کی سزادے گا۔(138)

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ
مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ
سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ان مویشیوں کے بطنوں میں ہے، وہ صرف ہمارے مَردوں کے لیے مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر مویشیوں کے پیٹ میں مردہ بچہّ ہو تو اس کے کھانے میں سب کی شراکت رہے۔ اللہ عنقریب اِن کی توہّم پرستانہ باتوں کی سزادے گا۔ وہ ہر بات کا علم رکھتا ہے اور تمام اختلافی امور میں صحیح فیصلہ کرنے والا ہے۔(139)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا
كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع 16 11 3

جن لوگوں نے اپنی حماقت اور جہالت سے اپنی اولاد کو بتوں کی قربان گاہ پر قتل کردیا اور جو رزق انہیں اللہ نے دیا تھا اللہ سے جھوٹے عقائد منسوب کر کے اسے حرام قرار دے دیا، انہوں نے اپنی ہی ذات کا نقصان کر لیا۔ یہ سیدھی راہ سے ہٹ گئے اور وحی کی ہدایت پر نہیں رہے۔(140)

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ
وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ
مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا
حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

اور وہ اللہ ہی ہے جس نے ایسے باغات پیدا کیے جن کے درخت بغیر سہارے کے مضبوط کھڑے ہیں۔ اور ایسے باغ بھی جن میں بیلیں بانس کے چھپروں پر چڑھائی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور کھجور کے درخت اور کھیتی جس میں طرح طرح کی کھانے کی چیزیں ہیں اور

زیتون اور انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور جدا جدا بھی۔ ان کے پھل کھاؤ جب پک جائیں۔ اور جس دن پھل اتارو تو اللہ کا یعنی ناداروں کا حصہ ادا کر دو (البقرۃ 2:219)۔ اور ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک اسراف کرنے والے پسندیدہ نہیں بنی آسرآئیل 17:26،27)۔ (141)

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۴۲

اور مویشیوں میں سے کچھ بلند قامت باربرداری والے ہیں اور کچھ پستہ قد جو باربرداری کے قابل نہیں۔ اللہ نے جو سامانِ رزق عطا کیا ہے اس میں سے کھاؤ اور کھانے میں حیوان صفت جذبات کی پیروی نہ کیا کرو۔ بے شک وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (142)

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ
قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۴۳

آٹھ قسم کے جوڑے ہیں، دونر و مادہ بھیڑ کے اور دونر و مادہ بکری کے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ ان دونو کے نر حرام ہیں یا مادہ، یا دونو ماداؤں کے پیٹ میں جو کچھ ہے، وہ حرام ہے؟ (باقی چار کا ذکر اگلی آیت میں)۔ اگر تم اپنے عقائد میں سچے ہو تو علم واستدلال کی بنا پر بتاؤ۔ (143)

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ
ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ
بِھٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ
النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۴ ع 17 4 4

اور اسی طرح اونٹ اور گائے کے بھی دو دو جوڑے نر و مادہ پیدا کیے۔ ان سے پوچھ کہ ان کے دونو نر حرام ہیں یا دونو مادہ، یا دو ماداؤں کے پیٹ میں جو ہے وہ حرام ہے؟ جب اللہ نے تمہیں ان کے حرام ہونے کا حکم دیا تھا تو کیا تم اس وقت موجود تھے؟ اُس شخص سے

زیادہ قانون شکن اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے نام ایسے جھوٹے عقائد منسوب کرے تا کہ نوعِ انسانی کو بغیر علم کی کسی سند کے، گمراہ کرے۔ اللہ کے یہاں سے قانون شکن لوگوں کو ہدایت نہیں ملا کرتی۔ (144)

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ
اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ
رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٤٥

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان پر واضح کر دے کہ مجھے جو احکام بذریعہ وحی دیے گئے ہیں، میں ان میں کسی کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا ما سوائے مُردار یا بہتے ہوئے خون یا خنزیر کے گوشت کے (البقرۃ 2: 173، المآئدۃ 5: 3، الانعام 119:6، النّحل 115:16)۔ یہ ناپاک اور انسانی شرف --- ذات کے نشوونما میں مانع ہے یا گناہ کی چیز ہے کہ اس پر اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اگر بھوک سے کسی کی جان پر آ بنے تو اس پر کوئی جرم نہیں بشرطیکہ ضرورت سے نہ بڑھے اور کھانے کی تکرار نہ کرے۔ تیرا نشوونما دینے والا، لغزش کے مُضر اثرات کو مٹانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (145)

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ
وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ
ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ
جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝١٤٦

اور ہم نے یہود پر تمام ناخن والے جانور حرام قرار دیے تھے۔ اور گائے اور بکری دونو کی چربی ان پر حرام کر دی تھی ماسوائے اس کے جو اُن کی پُشت، انتڑیوں یا ہڈی کو لگی رہ جائے۔ ہم نے انہیں یہ سزا، ان کی حدود شکنی کے باعث دی تھی۔ اور ہم اس امر میں حق بجانب ہیں۔ (146)

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ
بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٤٧

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! اگر یہ تیری شخصیّت اور تیرے مشنِ رسالت کو جھٹلائے جائیں تو انہیں بتادے کہ اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے ربّ کا دامنِ رحمت وسیع ہے۔البتہ مجرم قوم سے اس کا عذاب ٹلتا نہیں۔(147)

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ
اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَخْرُصُوْنَ ۝١٤٨

مشرک کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے آباء شرک نہ کرتے (الزّخرف 20:43)اور نہ کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی ہمارے احکام کی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ ہماری سزا کا مزہ چکھا۔ان سے پوچھو کہ کیا تمہارے پاس کوئی علمی جواز ہے؟اگر ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو۔تم صرف قیاس آرائیوں اورظن وتخمین پر چلتے ہو اوراٹکلیں دوڑاتے ہو۔ (148)

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٤٩

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ان پر واضح کردے کہ حقیقت تک پہنچانے والی محکم اورحتمی دلیل وحیٔ الٰہی ،تو صرف اللہ کی ہے۔اگر وہ چاہتا تو وہ تم سب کو قانوناً پابند کرکے سیدھے راستے پر لگا دیتا مگر یہ اس کا قانون نہیں۔(149)

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ 18
بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝١٥٠ ع 6 5

انہیں کہہ دے کہ اپنے گواہوں کو لے آؤ جو یہ شہادت دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کوحرام قرار دیا ہے۔اگر وہ یہ جھوٹی گواہی دے بھی دیں تو بھی تُو اُن کے ساتھ اس بات کی گواہی مت دینا اور نہ ان لوگوں کے پیچھے ہی چلنا جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں، یومِ آخرت پر

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ
اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

ایمان بھی نہیں رکھتے اور اپنے ربّ کے برابر دوسروں کو مثیل ٹھہراتے ہیں۔ (150)

ان سے کہہ کہ آؤ میں تم کو بتا دوں کہ تمہارے ربّ نے تم پر کیا امورواجب قرار دیے ہیں کہ:

کسی معاملے میں اس کے ساتھ کسی کو اس کا مثل و ہمسر نہ ٹھیراؤ اور والدین سے حُسنِ سلوک سے پیش آؤ یعنی بڑھاپے کی وجہ سے ان کی ذات میں جو کمیاں آگئی ہیں، انہیں پورا کرتے رہو۔

مفلسی کے پیشِ نظر، اپنی اولاد کو تعلیم و تربیّت سے محروم نہ رکھو۔ ہمارا عطا کردہ نظامِ زندگی ان کے اور تمہارے بھی رزق کا ذمّہ دار ہے (بنی اسرآئیل 31:17، العنکبوت 60:29)۔

کھلے ہوئے اور پوشیدہ بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ۔

کسی انسان کو جسے اللہ نے عزّت و احترام دیا ہے، قتل مت کرو ماسوائے اس کے کہ وہ عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہو (بنی آسرآئیل 33:17)، یعنی عدلیہ، قانون کے تقاضے پورے کرتے ہوئے قاتل کو سزائے موت دے۔

ان باتوں کا اللہ نے تم سب کو حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھ سے کام لو۔ (151)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۙ﴿۱۵۲﴾

اور یتیم کے مال کو ہاتھ تک نہ لگاؤ ماسوائے اس کے کہ اُن کے مال کی حسن کارانہ انداز سے نگہداشت کی جائے یہاں تک کہ وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں (النساء 6:4، بنی اسرآئیل 34:17)۔ اور ناپ اور تول کو انصاف کے مطابق پورا کیا کرو (بنی اسرآئیل 35:17)۔ ہم تو کسی انسان کو صرف اس لئے مکلّف ٹھیراتے ہیں کہ اس کی ذات میں وسعت پیدا ہو جائے۔ (البقرۃ 286:2، الاعراف 42:7، المؤمنون 62:23) اور جب کوئی بات کہو تو اس میں عدل کو ملحوظ رکھو اگرچہ اس میں تمہارا کوئی قریبی رشتہ دار ہی Involved ہو۔

اور اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد و پیمان پورا کیا کرو (بنی اسرآئیل 34:17)۔

ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم انہیں زندگی کے کسی گوشہ میں بھی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو۔ (152)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

یہ ہے میرا (اللہ کا) توازن بدوش راستہ۔ اسی پر گامزن رہو اور دوسری پگ ڈنڈیوں پر نہ چل نکلو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے یعنی صراطِ مستقیم سے اِدھر اُدھر نہ کر دیں۔ اس کا تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر راستے کے خطرات سے محفوظ رہو۔ (153)

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ

ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو جو زندگی میں توازن واعتدال کو

وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ 19 ع 4 6
رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ ع

ملحوظ رکھتا تھا، مکمّل کتاب، توریت عطا کی اور اس میں جملہ اُمور سے متعلّق احکام تفصیلاً بیان کردیئے گئے تھے اور جو سرچشمۂ ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ اپنے ربّ کے قانونِ مکافاتِ عمل Law of accountability کا سامنا کرنے پر یقین رکھیں۔ (154)

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾

اور اب یہ کتاب، قرآن ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے: انسان کی ذات میں استحکام اور نشوونما کا سرچشمہ۔ لہٰذا، تم اِسی کی اتبّاع کرو اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہو تاکہ تمہاری شخصیت کی نشوونما ہو جائے۔ (155)

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ
قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾

تاکہ تم ایسا نہ کہنے لگ جاؤ کہ ہم سے پہلے دو گروہوں یہود و نصارٰی کو کتاب دی گئی تھی اور جو کچھ وہ پڑھتے پڑھاتے تھے، ہم اسے سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔ (156)

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ
فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي
الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا
يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾

یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہمیں بھی کتاب دی گئی ہوتی تو ہم ضرور ان دونو گروہوں سے زیادہ راہِ ہدایت پر ہوتے۔ لہٰذا، تمہارے نشوونما دینے والے کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائلِ وحی آ گئے ہیں جو سرچشمۂ ہدایت اور رحمت ہیں۔ اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کرنے والا اور کون ہوگا جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ لے؟ ہم ایسے لوگوں کو عنقریب سخت عذاب دیں گے جو ہماری آیات سے روگردانی کرتے تھے۔ (157)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ

کیا یہ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس

يَأْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

فرشتے آئیں یا (البقرۃ 210:2) تیرے ربّ کی طرف سے حتمی فیصلہ آجائے یا تیرے ربّ کی طرف سے ظہورِ نتائج کی کچھ نشانیاں ظاہر ہوجائیں۔ جس دن تیرے ربّ کی طرف سے Accountability of actions کی علامتیں سامنے آجائیں گی، اُس دن کسی شخص کو، جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ عملِ خیر نہیں کیا تھا، اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے کہہ دے کہ اپنے ایمان و اعمالِ خیر کے نتائج کا تم بھی انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ (158)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

جو لوگ دین میں تفریق و امتیاز پیدا کر کے اُمّتِ واحدہ رہنے کے بجائے فرقوں میں بٹ کر گروہ در گروہ ہو گئے تو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرا ان سے کسی نوع کا تعلّق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہ ان کو بتا دیتا ہے جو کچھ یہ کرتے رہے تھے (الرُّوم 30:31،32)۔ (159)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

جو شخص ایک حسین عمل لے کر آتا ہے تو اس کے لیے اس کی مثل دس گنا عوض ہے اور جو کوئی ایک غلط عمل لے کر پیش ہوتا ہے تو اس کا بدلہ صرف اس کے برابر ہے۔ ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ (160)

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتا دے کہ میرے ربّ نے توازن بدوش راستے --- متوازن دین، ابراہیمؑ کے مسلک کی طرف میری رہنمائی فرما دی ہے جو باطل

نظاموں کو چھوڑ کے یکسو ہو کر اللہ کے قوانین کی طرف آ گیا تھا اور وہ اللہ کی اطاعت میں کسی اور کی اطاعت کو شامل کرنے والا نہیں تھا۔ (161)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱۶۲﴾

مزید وضاحت کر دے کہ دین کے ساتھ میری وابستگی، اُس پر عمل پیرا ہونے کے لیے میرے طور طریقے، اسالیب اور میرا جینا مرنا، کامل زندگی، اللہ کے cause کے لیے وقف ہے جو عالم گیر انسانیّت کی نشوونما اور تکمیل کا ضامن ہے۔ (162)

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾

اس کا کوئی ہمسر نہیں اور اسی کا مجھے حکم ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور کے قانون کی اطاعت نہ کروں اور میں اس کے قوانین کے سامنے سب سے پہلے جھک کر دوسروں کے لیے نمونہ بنتا ہوں۔ (163)

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

ان سے پوچھ کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور ربّ تلاش کروں، حالانکہ ہر شے کا نشوونما دینے والا تو صرف وہی ہے۔ اور کسی شخص کے غلط اعمال کا وبال اُسی کی ذات پر پڑتا ہے اور کوئی بھی دوسرے کے غلط اعمال کا بوجھ نہیں اٹھاتا (بنیٓ اسرآئیل 15:17، فاطر 18:35، الزّمر 7:39، النّجم 38:53)۔ آخر الامر تم سب اپنے ربّ کے قانونِ مکافاتِ عمل کی طرف ہی لوٹ کر جاتے ہو۔ وہ تمہیں بتا دیتا ہے جس جس بات میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ (164)

النصف
20
ع 11
7

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖؗ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۠۱۶۵

اور وہی ہے جس نے تمہیں اپنے قانون استبدال واستخلاف کے مطابق ، زمین میں سابقہ قوم کا جانشین بنایا اور تم میں بعض کو بعض پر درجات میں فوقیت دی کہ جو نعماء اور وسائل اس نے تمہیں عطا کیے ان کے ذریعے تمہاری سیرت کی پرکھ ہوجائے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو (یونس 10:14)۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! تیرا ربّ لغزشوں کے نقصانات سے حفاظت اور سامانِ نشوونما دینے والا ہے اور جرم کی سزا دینے میں دیر نہیں لگاتا۔ (165)

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ (۷)

اٰیَاتُهَا ۲۰۶ | رُكُوْعَاتُهَا ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓصٓ ۚ۱

اللہ علیم وحکیم وبصیر کا ارشاد ہے کہ (1)

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۲

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ کتاب تیری طرف نازل کی گئی ہے تاکہ اس کے ملنے سے، رہنمائی کی تلاش کے لیے تیرے سینے میں کوئی اضطراب نہ رہے (الحج 22:78) اور وہ اسلام کے لیے کھل جائے (الانعام 6:126، طٰہٰ 20:25، الزّمر 39:22، الم نشرح 94:1) اور تُو اس کے ذریعے، غلط طرزِ زندگی اختیار کرنے والوں کو بھیانک نتائج Consequences سے warn کردے اور یہ مومنین کے لیے سرچشمۂ عبرت وموعظت ہے۔ (2)

اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۳

اے لوگو! تمہاری طرف تمہارے ربّ کی طرف سے جو بطورِ وحی نازل کیا گیا ہے، تم سب اسی کی اتباع کیا کرو

اور اُس کے علاوہ دوسرے سر پرستوں کی اتباع نہ کرو۔تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔ (3)

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ۝۴

کتنی ہی بستیاں ہیں جو ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق نیست و نابود ہو گئیں۔ہمارے عذاب نے انہیں کبھی راتوں رات آلیا،کبھی اس وقت جب وہ دوپہر کو محوِ استراحت تھے۔ (4)

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۝۵

جب ہمارا عذاب ان پر آن پہنچا تو اس وقت وہ سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکے کہ بے شک،ہم ہی سرکش و قانون شکن تھے۔ (5)

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ۝۶

جن کے پاس ہمارے رسول بھیجے گئے،ہم ان سے ضرور پوچھیں گے کہ انہوں نے رسولوںؑ کی تبلیغ پر کہاں تک لبّیک کہا اور مرسلین سے بھی پوچھیں گے کہ آپ کے ابلاغ کا Response کیسا تھا (المائدة 109:5)۔ (6)

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ۝۷

پھر ہم اپنے علمِ ذاتی سے انہیں تفصیلاً بتائیں گے کہ مرسلین نے ہمارے پیغامِ وحی کا کیسا ابلاغ کیا اور انسانوں نے کس انداز سے لبّیک کہا کیوں کہ ہم منظر سے غائب نہیں ہوتے۔ (7)

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ اِلْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۸

اُس روز اعمال کا وزن کیا جانا ایک حقیقت ہے۔لہٰذا، جس کے اعمالِ صالحہ کا پلڑا بھاری ہوتا ہے وہ کامیاب وکامران ہوتے ہیں (المومنون 102:23،103،

القارعۃ 101:6،7)۔ (8)

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹

اور جن کے صحیح اعمال کا پلڑا ہلکا ہوتا ہے، وہ اپنی ذات کی نشوونما کا نقصان کر چکے ہوتے ہیں (القارعۃ 101:8-11) کیوں کہ وہ ہماری آیات کو ایک طرف ڈال کر اپنے جذبات وخواہشات کو follow کرنے لگتے تھے۔(9)

ع 1 10 8

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰ ع

ہم نے تمہیں زمین میں تمکّن عطا کیا اور اس میں تمہاری معیشت کا سارا سامان بھی فراہم کر دیا۔ پھر بھی تھوڑے ہیں جو اللہ کی نعمتوں کے قدر شناس وشکر گزار ہوتے ہیں۔ (10)

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱

ہم نے مختلف مراحل سے گزار کر تمہاری ابتداً تخلیق کی (النّساء 4:1)۔ پھر طویل منازل کے بعد تمہاری صورت گری کی اور انسانی پیکر میں لے آئے۔ پھر ملائکہ سے کہا کہ انسان کے سامنے جھک جائیں۔ انسان کی برتری کو تسلیم کریں کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادیٔ فکروعمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی صلاحیّت سے بہرہ ور ہے۔ وہ سب جھک گئے مگر ابلیس ---- مایوسی وسرکشی کے مظہر جذبات --- نے انسان کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ وہ وحی کے بغیر جھکنے والے نہیں☆۔ (11)

☆ کشتنِ ابلیس کارے مشکل است — زانکہ اُوگم اندرا عماقِ دل است

خُوشتر آں باشد مسلمانش کُنی — کُشتۂ شمشیرِ قرآنش کُنی

(اقبال، جاوید نامہ)

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسۡجُدَ اِذۡ اَمَرۡتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ۚ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ﴿۱۲﴾

اللہ نے فرمایا جب میں نے تجھے حکم دیا تو کس چیز نے تجھے جھکنے سے روکا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اِس سے افضل ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کر کے شعلہ صفت of fiery temperament بنایا اور اسے مٹّی سے Humble and meek (الحجر 33:15) پیدا کیا۔ (12)

قَالَ فَاهۡبِطۡ مِنۡهَا فَمَا يَكُوۡنُ لَكَ اَنۡ تَتَكَبَّرَ فِيۡهَا فَاخۡرُجۡ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيۡنَ ﴿۱۳﴾

اللہ نے فرمایا کہ تُو اپنے مقام سے گر گیا ہے۔ تجھے زیب نہیں دیتا کہ تو یہاں رہ کر سرکشی اور غرور Arrogance دکھائے۔ نکل یہاں سے۔ اس طرح تُو اپنے مقام سے گر کر ذلیلوں میں سے ہوگیا (الحجر 34:15)۔ (13)

قَالَ اَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۴﴾

بولا مجھے ظہورِ نتائج کے وقت تک مہلت دے دیجیے (الحجر 36:15)۔ (14)

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ﴿۱۵﴾

فرمایا، تجھے مہلت دے دی گئی (الحجر 37:15)۔ (15)

قَالَ فَبِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۱۶﴾

کہنے لگا چونکہ آپ نے مجھے گمراہ قرار دے دیا adjudged me to be erring اس لیے میں تیرے مقرّر کردہ متوازن راستے پر ان کی گھات میں بیٹھوں گا۔ (16)

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَاۤٮِٕلِهِمۡ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ ﴿۱۷﴾

پھر میں ان پر سامنے سے، عقب سے، دائیں سے اور بائیں سے یعنی ہر جہت سے حملہ آور ہوں گا اور آپ اکثریّت کو اپنا اطاعت گزار نہیں پائیں گے نہ ان کی

کوششیں بھرپور نتائج کی حامل ہوسکیں گی۔ (17)

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٨

اللہ نے فرمایا کہ تُو رُسوا اور ذلیل ہو کر یہاں سے نکل۔ ان میں سے جو بھی تیرے پیچھے لگے گا، میں ان سب سے جہنّم کو بھر دوں گا۔ (18)

وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٩

اور حکم دیا کہ اے انسان! تُو اور تیری بیوی اس جنّت میں رہو سہو اور جہاں سے تم چاہو کھاؤ پیو اور یاد رکھو! باہمی مشاجرت ---- ذاتی املاک اور اُس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اختلافات اور جھگڑوں --- کے قریب بھی نہ جانا ورنہ تم اپنا نقصان کر لو گے (البقرۃ 35:2)۔ (19)

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝٢٠

پھر ان کے سرکش جذبات نے ان دونو میں خود غرضی کے خیالات کو ابھارا تا کہ ان کے ظاہر اور پوشیدہ ہر وہ قول و فعل evil inclinations جن کی حقیقت و اصلیّت ظاہر ہونے پر شرم محسوس ہو، آشکارا ہو جائیں اور پھر ان سے کہا کہ تمہارے ربّ نے تمہیں باہمی اختلاف پیدا کرنے سے صرف اس لیے منع کیا تھا کہ تم کہیں قوّت و اقتدار اور بقائے دوام نہ حاصل کر لو (طٰہٰ 120:20)۔ (20)

وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝٢١

اور ان دونو سے قسم کھا کر کہا کہ یقیناً میں تم دونو کا خیر خواہ ہوں۔ (21)

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ

لہٰذا، اس نے ان دونوں کو دھوکے سے ان کے مقام سے گرا دیا۔ جب ان میں اختلافات پیدا ہوئے تو دونو

وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ
لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾

کی شخصیّت و کردار کے وہ گوشے ظاہر ہو گئے جن کے ظاہر ہونے سے ندامت محسوس ہوتی ہے۔ پھر وہ جنّتی معاشرے کے ساز و سامان، سماجی حیثیت، social status سے انہیں پے در پے چھپانے لگے (طٰہٰ 121:20)۔ ان کے ربّ نے انہیں فرمایا کہ کیا ہم نے تمہیں اس باہمی مشاجرت، اختلاف سے منع نہیں کیا تھا اور تمہیں آگاہ کر دیا تھا کہ یہ سرکش جذبات تمہارے کھلے دشمن ہیں؟ (22)

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

وہ دونوں اعتراف کرنے لگے کہ اے ہمارے نشو و نما دینے والے! ہم اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے۔ اگر آپ ہمیں حفاظت اور ہم پر رحمت نہیں فرمائیں گے تو ہم نقصان میں پڑ جائیں گے۔ (23)

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾

فرمایا کہ تم سب اس مقام سے گر گئے ہو۔ ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہو۔ اب تمہیں زمین میں کچھ مدّت کے لیے قیام کرنا اور سامانِ زیست سے تمتّع حاصل کرنا ہے۔ (البقرۃ 2 : 36، طٰہٰ 20 : 123)۔ (24)

ع 2 15 9 قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع

فرمایا کہ اسی زمین میں تم زندگی بسر کرو گے اور یہیں تمہیں موت آئے گی اور یہیں سے پیوندِ خاک ہونے کے بعد زندہ اٹھائے جاؤ گے۔ (25)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ
وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ

اے اولادِ آدم! ہم نے وحی کے ذریعے تمہیں حفاظت عطا کی جس سے تمہارے قول و فعل یعنی کردار کے

اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝٢٦

شرمناک پہلو بھی مٹ گئے اور تمہیں فراخی و معاشی خوش حالی بھی مل گئی۔ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہونے کے نتیجے میں ملنے والی حفاظت سب سے بہتر ہے۔ یہ ہیں اللہ کے قوانین تاکہ تم انہیں زندگی کے ہر گوشے میں اپنے پیشِ نظر رکھو۔ (26)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٧

اے اولادِ آدم! دیکھنا تمہارے سرکش جذبات تمہیں صحیح راستے سے ہٹا نہ دیں جس طرح انہوں نے تمہارے آباء کو جنّت سے نکلوا دیا تھا کہ ان کی شخصیّت و کردار کے ان پہلوؤں، قول و فعل کو عُریاں کر دیا جن کے ظاہر ہونے سے وہ شرمساری محسوس کرتے تھے، ان کی شخصیّت کو برہنہ کر دیا۔ وہ اور اس کے گروہ کے ساتھی ایسے مقامات سے تمہاری گھات میں رہتے ہیں جنہیں تم جان نہیں سکتے۔ جو لوگ مستقل اقدار پر ایمان نہیں رکھتے ہمارے قوانینِ مکافات کے مطابق یہ جذبات ان کے رفیق و دم ساز بن جاتے ہیں۔ (27)

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٢٨

ایسے لوگ جب کسی برائی کا ارتکاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء کو ایسا ہی کرتے پایا ہے اور اللہ نے بھی ایسا ہی حکم دیا ہے۔ (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان پر واضح کر دے کہ اللہ برائی کے کاموں کا حکم کبھی نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ سے وہ باتیں کیوں منسوب کرتے ہو جن کا تمہیں علم بھی نہیں ہوتا؟ (28)

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ

مزید وضاحت کر دے کہ میرے ربّ نے تو زندگی میں

مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ
تَعُوْدُوْنَ ؕ﴿۲۹﴾

اعتدال کا حکم دیا ہے اور تم اطاعت پذیری میں اپنی پوری شخصیّت کو دین کے نظام کے مرکز کی طرف مرکوز رکھو اور اطاعت کو خالص اس کے دین یعنی نظام کے لئے مختص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ جس طرح وہ تمہیں ابتداً وجود میں لایا ہے، اسی طرح تم اُسی کی طرف لوٹ کر چلے جاتے ہو۔ (29)

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ
اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

انسانوں میں سے ایک گروہ کو جس نے ہدایت لینا چاہی ، ہدایت کی راہ پر لگا دیا اور دوسرے گروہ کے افراد نے اپنے آپ کو گمراہی کا مستحق deserving بنا لیا۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین --- دین کے نظام کی مخالفت کرنے والوں --- کو اپنا دوست بنا لیا اور اس گمان میں ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔ (30)

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا
وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع

ع 3 6 10

اے نوعِ انسان! اللہ کی اطاعت گزاری میں حسن و زینت کی چیزوں کو استعمال میں لایا کرو۔ اور کھاؤ پیؤ اور ضرورت کی حد سے آگے نہ بڑھو۔ یقیناً اللہ صَرفِ بے جا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اُن کے نہ اعمال نتیجہ خیز ہوتے ہیں اور نہ ان کی صلاحیّتوں کی نمود ہی ہو پاتی ہے۔ (31)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ
مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ پاکیزہ اور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز سامانِ زیست اور زیب و زینت کی جن چیزوں کو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے، کون ہے جو انہیں حرام قرار دے

سکتا ہے؟ ان پر واضح کردے کہ اس دنیاوی زندگی میں مرغوب طبع اور جمالیاتی حظ کی حامل زیب و زینت کی چیزیں ان لوگوں کے لیے جائز و حلال ہیں جو اقدارِ وحی پر ایمان رکھتے ہیں اور قیامت---یومِ مکافاتِ عمل کو یہ چیزیں خصوصاً انہیں کے لیے ہوتی ہیں۔ وحی کی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والوں کے لیے حرام اور حلال میں خطِ امتیاز کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جو لوگ ان حقائق کو سمجھتے ہیں ہم ان کے لیے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (32)

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝۳۳

اے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم! واضح کردے کہ میرے نشوونما دینے والے نے بے حیائی کے کاموں سے منع کیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اور میانہ روی کی حد سے ناحق بڑھ جانے کی خواہش سے اور ان کاموں سے بھی منع کیا ہے جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہوں اور جن سے انسانی ذات میں ضعف اور اضمحلال اور قوّتِ عمل میں کمزوری پیدا ہو جائے کہ اس طرح انسان تزکیۂ ذات میں دوسرے افراد سے پیچھے رہ جائے۔ اور شرک سے بھی منع کیا ہے جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس سے بھی کہ اللہ سے متعلّق وہ باتیں کہو جن کا تمہیں علم نہ ہو۔ (33)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ۝۳۴

ہر اُمّت کی ایک مدتِ حیات ہوتی ہے جس کا تعیّن قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ جب وہ مدّت مکمّل ہو

جاتی ہے تو وہ اس میں ایک لمحہ کی تقدیم و تاخیر نہیں کر سکتے (الحج 5:15)۔ (34)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ
اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝٣٥

اے بنی نوعِ انسان ! ہم نے تمہیں ابتداً کہہ دیا تھا (البقرۃ 38:2)، کہ جب بھی تمہی میں سے پیغمبر تمہارے پاس آئیں جو میری آیات تم تک پہنچائیں تو جو بھی ان آیات سے ہم آہنگ رہیں گے اور معاشرے کی اصلاح کا کام کریں گے تو انہیں نہ کسی نوع کا خوف ہوگا اور نہ حزن (طٰہٰ 123:20)۔ (35)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٣٦

اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کریں اور ان سے سرکشی اختیار کریں، وہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (36)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا
جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي
اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝٣٧

اُس شخص سے زیادہ مجرم اور کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑے یا اُس کی آیات کو جھٹلائے۔ ان کو زندگی کے طبیعی قوانین کے مطابق سامانِ زیست میں سے حصّہ ملتا رہتا ہے یہاں تک کہ ہمارے فرستادے انہیں موت دینے کے لیے آن پہنچتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارا کرتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ جواب دیتے ہیں کہ وہ ہمیں چھوڑ کر غائب ہوگئے۔ وہ اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں کہ ہم مستقل اقدار کو تسلیم نہیں کیا کرتے تھے۔ (37)

قَالَ ادْخُلُوْا فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ
حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ
رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی جنّ وانس کی اُمّتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں، جہنّم میں داخل ہو جاؤ۔ جب ایک قوم جہنّم میں داخل ہوتی ہے تو اپنی ہم مشرب قوم پر لعنت بھیجتی ہے یہاں تک کہ سب وہاں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ بعد میں آنے والی قوم پہلی کے متعلّق کہتی ہے کہ اے ہمارے ربّ! یہ ہے جس نے ہمیں گمراہ کیا۔ انہیں جہنّم کا دو چند عذاب دیجے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ہر ایک کے لیے دگنا عذاب ہے لیکن تم اس بات کو سمجھ نہیں رہے۔ (38)

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ
فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ع ﴿۳۹﴾

ع 4 8 11

پہلے لوگ بعد میں آنے والے لوگوں سے کہتے ہیں کہ تمہیں ہم پر کوئی فوقیت تو حاصل نہیں، لہٰذا، جو کچھ تم کیا کرتے تھے اُس کا عذاب چکھو۔ (39)

اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ
اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ
سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۰﴾

جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے سرکشی اختیار کی، اُن کے لیے نہ تو خیر و برکت کی راہیں کھولی جاتی ہیں (الاعراف 96:7)، اور نہ ہی وہ جنّت میں داخل کیے جاتے ہیں جب تک کہ کشتی کا موٹا رسّہ سوئی کے ناکے میں سے نہ گزر جائے۔ ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (40)

الثلثة

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾

ان کا اوڑھنا بچھونا جہنّم ہو گا۔ ہم سرکش اور قانون شکن لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (41)

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

اور جو لوگ مستقل اقدار پر ایمان لائے اور اُنہوں نے

وُسۡعَهَاۤ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ‏ ﴿۴۲﴾

ایسے اعمال کیے جن سے ان کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے کا حسن و توازن بھی قائم رہے تو یہی ہیں اہلِ جنّت ۔ وہ جنّت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ہم کسی انسان کو ایمان اور عملِ صالح کا پابند، مکلّف صرف اس لئے بناتے ہیں کہ اس کی ذات میں وسعت پیدا ہو جائے (البقرة 286:2، الانعام 153:6، المؤمنون 62:23) ۔ (42)

وَنَزَعۡنَا مَا فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ هَدٰٮنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِىَ لَوۡلَاۤ اَنۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ‌ۚ لَقَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَـقِّ‌ؕ وَنُوۡدُوۡۤا اَنۡ تِلۡكُمُ الۡجَـنَّةُ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‏ ﴿۴۳﴾

اور ہم ان کے دلوں میں غِلّ --- میں چھپی ہوئی دشمنی اور بغض --- کو نکال دیتے ہیں (الحجر 47:15، الحشر 10:59) اور وہ ایسی جنّت میں رہتے ہیں جس کے نیچے سیرابی کے لیے پانی رواں دواں رہتا ہے یعنی اُس کی شادابی ہمیشہ قائم رہتی ہے ۔ اور وہ پکار اُٹھتے ہیں کہ حمد و تحسین ہے اُس اللہ کی جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا ۔ اگر اللہ بذریعہ وحی ہماری رہنمائی نہ فرماتا تو ہم راہِ ہدایت نہ پاسکتے ۔ بے شک ہمارے ربّ کی طرف سے رسول وحی کے ساتھ آئے تھے اور ندا ہوتی ہے کہ یہ ہے وہ جنّت جس کے تم وارث بنا دیے گئے ہو کیوں کہ تم نے اس کے لیے اعمال صالح کیے تھے ۔ (43)

وَنَادٰٓى اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدْتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا‌ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ‌ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَۙ‏ ﴿۴۴﴾

اور اہلِ جنّت ، جہنّم والوں کو پکار کر کہتے ہیں کہ ہمارے ربّ نے ہم سے جو وعدہ فرمایا تھا وہ ہم نے سچّا پایا ۔ کیا تم سے بھی تمہارے ربّ نے جو وعدہ کیا تھا اسے تم نے سچّا پایا؟ جواب دیتے ہیں کہ ہاں ۔ پھر اُن کے درمیان

میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ سرکش اور قانون شکن لوگوں پر اللہ کی لعنت یعنی وہ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق آج نعماءِ جنّت سے محروم ہیں۔ (44)

الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ
وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۵﴾

یہ لوگ دوسرے انسانوں کو اللہ کے راستے سے روکا کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کے نظام میں ناہمواریاں اور خمیدگیاں پیدا ہو جائیں اور یوم مکافاتِ عمل کے منکر تھے۔ (45)

وَبَيۡنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الۡاَعۡرَافِ رِجَالٌ يَّعۡرِفُوۡنَ كُلًّاۢ
بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ وَنَادَوۡا اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ اَنۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ ۟ لَمۡ
يَدۡخُلُوۡهَا وَهُمۡ يَطۡمَعُوۡنَ ﴿۴۶﴾

ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک حجاب ہے۔ اعراف، بلند مقام پر کچھ لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ان سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہیں اور اہل جنّت سے کہتے ہیں کہ تم امن وسلامتی میں ہو اور تمہاری کوششیں ثمر بار ہو گئی ہیں۔ یہ اہلِ اعراف ابھی جنّت میں داخل نہیں ہوئے اور اس بات کے ہنوز آرزومند ہیں۔ (46)

ع 5 8 12 وَاِذَا صُرِفَتۡ اَبۡصَارُهُمۡ تِلۡقَآءَ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوۡا رَبَّنَا
لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۷﴾

اور جب ان کی نظریں اہلِ جہنّم کی طرف پھرتی ہیں تو التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! ہمیں ان سرکش اور ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیے گا۔ (47)

وَنَادٰٓى اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا يَّعۡرِفُوۡنَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ
قَالُوۡا مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡكُمۡ جَمۡعُكُمۡ وَمَا كُنۡتُمۡ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾

اور اہلِ اعراف کچھ لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچان کر کہتے ہیں کہ تمہاری جمعیّت، اور جس پر تم فخر وناز کیا کرتے تھے، تمہارے کسی کام نہ آیا۔ (48)

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِیۡنَ اَقۡسَمۡتُمۡ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحۡمَةٍ ؕ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡكُمۡ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۴۹﴾

پوچھا گیا کیا یہ اہلِ جنّت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلّق تم حلفیہ کہا کرتے تھے کہ اللہ انہیں کبھی رحمت سے نہیں نوازے گا حالانکہ اللہ نے اُن سے فرمایا کہ تم جنّت میں داخل ہو جاؤ اور تمہیں اس میں کوئی خوف ہوگا نہ حزن۔ (49)

وَنَادٰۤی اَصۡحٰبُ النَّارِ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ اَنۡ اَفِیۡضُوۡا عَلَیۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۵۰﴾

اور اہلِ جہنّم جنّتیوں سے التجا کرتے ہیں کہ ہماری طرف کچھ پانی بہادیجیے یا اُس رزق میں سے بھی ہمیں دے دیجیے جو اللہ نے تمہیں ارزانی کیا ہے۔ اہلِ جنّت جواب دیتے ہیں کہ یہ چیزیں اللہ نے مستقل اقدار سے انکار کرنے والوں پر حرام قرار دے دی ہیں۔ (50)

الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا دِیۡنَهُمۡ لَهۡوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا ۚ فَالۡیَوۡمَ نَنۡسٰىهُمۡ كَمَا نَسُوۡا لِقَآءَ یَوۡمِهِمۡ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَجۡحَدُوۡنَ ﴿۵۱﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور انہیں دنیاوی زندگی کے لہو ولعب نے دھوکے میں ڈالا ہوا تھا۔ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح انہوں نے آج کے دن، یومِ مکافاتِ عمل کے سامنا کرنے کو فراموش کر رکھا تھا اس طرح ہم نے آج انہیں قابلِ اعتنا نہیں سمجھا کیوں کہ یہ دانستہ، ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔ (51)

وَلَقَدۡ جِئۡنٰهُمۡ بِكِتٰبٍ فَصَّلۡنٰهُ عَلٰی عِلۡمٍ هُدًی وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾

حقیقت یہ ہے کہ ہم اب ایک ایسی کتاب قرآن لائے ہیں جس کی وضاحت وشرح ہم نے علمی، سائنسی خطوط پر کی ہے۔ یہ اہلِ ایمان کے لئے سرچشمۂ ہدایت و رحمت ہے۔ (52)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ
الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ
فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ
6 الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ع ۵۳

ع 6 6 13

کیا یہ اب صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ اس کتاب، قرآن نے ان کے جس غلط نظریّہ وطرزِ زندگی کے بھیانک انجام کی وعیدی ہے، وہ ان کے سامنے آ جائے۔ جس دن یہ انجام ان کے سامنے آ جاتا ہے تو جو اس سے پہلے اس انجام کو بھلائے ہوئے تھے کہہ اٹھتے ہیں کہ یقیناً ہمارے نشوونما دینے والے کے مرسلین ہمارے پاس وحی لے کر آئے تھے۔ کیا آج ہمارے کوئی سفارشی ہیں جو ہماری سفارش کریں۔ یا ایسا ہو کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جائے کہ ہم اپنے سابقہ اعمال کے برعکس بہتر اعمال کریں۔ یقیناً انہوں نے اپنی ذات کا نقصان کرلیا۔ جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے وہ ان سے جاتا رہا۔ (53)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۵۴

تمہارا نشوونما دینے والا اللہ ہے جس نے ارض وسما کو چھ ادوار Eras، میں تخلیق کیا (یونس 3:10، ہود 7:11، الفرقان 59:25،السجدۃ 4:32، قٓ 38:50، الحدید 4:57) اور اس کا مرکزی کنٹرول سنبھال لیا۔ رات کی تاریکی دن کو ڈھانپ لیتی ہے اور دن اس کے پیچھے تیز رفتاری سے چلا آتا ہے۔ اور سورج، چاند اور ستارے اس کے قانون کے مطابق چل رہے ہیں (ابراہیم 33:14، النّحل 12:16)۔ یادرکھو! ہر چیز کی تدبیر planning اور تخلیق creation اس کے حیطہ اختیار میں ہے۔ وہ اللہ

سرچشمۂ نشوونما و استحکام ہے اور عالم گیر انسانیت کی ربوبیّت کا ضامن بھی۔ (54)

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝55

تم اپنی ذات کی نشوونما کے لیے دلی انکساری سے ربوبیّت کے سرچشمہ---- ربّ کے قانونِ ربوبیّت کی طرف رجوع کیا کرو۔ بے شک اللہ، غیر معتدل طرز عمل کے حامل لوگوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔ (55)

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝56

مملکت کے نظام میں اصلاح کے بعد اس کے توازن و اعتدال کو درہم برہم نہ کیا کرو۔ کسی متوقّع نقصان کے اندیشے یا فائدے کی توقّع کی صورت میں صرف اللہ کو ہی پکارا کرو۔ بے شک حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کے لیے اللہ کی رحمت قریب ہی at hand ہوتی ہے۔ (56)

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝57

اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت یعنی بارش سے پہلے بطورِ بشارت بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پانی سے بوجھل بادلوں کو اٹھالاتی ہیں تو ہم انہیں زمینِ مُردہ کی طرف دھکیل کرلے جاتے ہیں، پھر ان سے پانی برساتے ہیں اور اس سے ہر نوع کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مُردوں کو زمین سے نکالیں گے تاکہ تم ان مثالوں سے حیاتِ آخرت کے متعلّق بھی غور و فکر کرو۔ (57)

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ

زرخیز زمین اپنے نشوونما دینے والے کے قانون کے

ع 7 5 14

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾

مطابق خوب سبزہ وروئیدگی پیدا کرتی ہے۔ اور شور زدہ زمین میں صرف قلیل سی پیداوار ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنی محنت کے بھر پور نتائج کے آرزومند ہوتے ہیں ہم ان کے لیے اپنی آیات مختلف پہلوؤں سے دہرا دہرا کر بیان کرتے ہیں۔ (58)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

ہم نے نوح علیہ السّلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرتے ہوئے اسی کے قوانین کے مطابق چلو اور اپنی قوّتوں اور صلاحیّتوں کو اسی کے پروگرام کے مطابق صرف کیا کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، بصورتِ دیگر میں تمہارے حق میں مکافاتِ عمل کے سخت دن کے عذاب سے اندیشہ محسوس کرتا ہوں۔ (59)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

اس کی قوم کے سردار کہنے لگے کہ ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ (60)

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

نوح علیہ السّلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں راہ گم کردہ نہیں ہوں، بلکہ میں عالم گیر انسانیّت کی نشوونما کے ضامن، ربّ کی طرف سے بھیجا گیا پیغمبر ہوں۔ (61)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

میں تمہیں اپنے ربّ کا پیغام وحی پہنچا رہا ہوں۔ میں تمہاری چارہ سازی اور خیر خواہی چاہتا ہوں اور اللہ کی

طرف سے ان حقائق کا علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (62)

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾

کیا تمہیں اس بات پر تعجّب ہو رہا ہے کہ تمہی میں سے ایک شخص پر تمہارے نشوونما دینے والے کی طرف سے وحی آ گئی ہے تا کہ وہ تمہیں غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے متنبّہ کر دے تا کہ تم تباہی سے محفوظ رہ سکو اور اس طرح تمہاری ذات کی نشوونما ہوتی جائے۔ (63)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ ع 8 6 15

پھر بھی انہوں نے انہیں اور اُن کے پیغامِ رسالت کو جھوٹا سمجھا۔ لہٰذا، ہم نے نوح علیہ السّلام اور اس کے ساتھیوں کو کشتی کے ذریعے بچالیا اور جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے ان کو غرق کر دیا۔ بے شک، وہ بصیرت کی اندھی قوم تھی۔ (64)

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾

اور قومِ عاد کی طرف ان کے مِلّی بھائی ہود علیہ السّلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! تم اللہ کے محکوم بن کر اس کے قوانین کے مطابق چلو اور اپنی صلاحیّتوں کو اس کے دین کے پروگرام کی خاطر صرف کیا کرو۔ اس کے سوا تمہارے لئے کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں۔ کیا تم غلط طرزِ زندگی کے خطرات سے حفاظت نہیں چاہتے؟ (65)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

ان کی قوم کے سردار جو مستقل اقتدار کو تسلیم نہیں کرتے تھے، کہنے لگے کہ ہم تجھے کم عقلی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور

ہم یقیناً تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ (66)

قَالَ يٰقَوۡمِ لَيۡسَ بِىۡ سَفَاهَةٌ وَّلٰـكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٦٧

انہوں نے کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! مجھ میں کم عقلی کی کوئی بات نہیں بلکہ میں کائنات کے ربّ کی طرف سے بھیجا گیا پیغمبر ہوں۔ (67)

اُبَلِّغُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَاَنَا لَـكُمۡ نَاصِحٌ اَمِيۡنٌ ۝٦٨

میں اپنے ربّ کے پیغامِ وحی کو تم تک پہنچا رہا ہوں اور میں تمہارا دیانتداری سے خیر خواہ ہوں۔ (68)

اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَلٰى رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ لِيُنۡذِرَكُمۡ‌ ؕ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ جَعَلَـكُمۡ خُلَفَآءَ مِنۡۢ بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّزَادَكُمۡ فِى الۡخَـلۡقِ بَصۜۡطَةً‌ ۚ فَاذۡكُرُوۡۤا اٰلَۤاءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝٦٩

کیا تمہیں اس بات پر تعجّب ہو رہا ہے کہ تمہارے پاس تمہی میں سے ایک شخص کے ذریعے تمہارے نشو ونما دینے والے کی جانب سے وحی آگئی ہے تاکہ وہ تمہیں تمہاری غلط رَوشِ حیات کے بھیانک نتائج سے آگاہ کردے۔ یاد کرو، جب اللہ نے قومِ نوح کے بعد تمہیں ان کا جانشین بنایا اور تمہیں بحیثیّتِ قوم کثرت اور قوّت وتسلّط عطا کیا۔ تم اللہ کی نعمتوں کی حفاظت کرو۔ انہیں ضائع مت کرو تاکہ تمہاری محنتیں ثمر بار ہو جائیں۔ (69)

قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ اللّٰهَ وَحۡدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا‌ ۚ فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝٧٠

کہنے لگے کہ کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ کی محکومیّت اختیار کرلیں اور جن کی ہمارے آباء واجداد پرستش کرتے تھے، ان کو چھوڑ دیں؟ اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو تو جس چیز کی ہمیں دھمکیاں دے رہے ہو، اسے لے آؤ۔ (70)

قَالَ قَدۡ وَقَعَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ رِجۡسٌ وَّغَضَبٌ‌ ؕ

حضرت ہود علیہ السّلام نے کہا کہ یقیناً تمہارے ربّ کی

اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا
نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ
الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝

طرف سے تم پر عذاب اور تباہی واجب ہو چکے ہیں۔کیا تم صرف اپنے دیوتاؤں کے اُن ناموں کے سلسلے میں مجھ سے بحث وتکرار کررہے ہو جو تم نے اور تمہارے آباء واجداد نے رکھ لیے ہیں اور جن کی اللہ نے کوئی علمی سند نازل نہیں کی ۔تم اپنے مآل کا انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انجام کا منتظر رہوں گا۔ (71)

فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ
الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ ع

وقف لازم

ع 9 8 16

لہٰذا، ہم نے حضرت ہود علیہ السّلام اور ان کے ساتھیوں کو تو اپنی رحمت سے بچالیا البتہ ان لوگوں کی، جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے، جڑ تک کاٹ دی۔ وہ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔ (72)

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ
نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

اور قومِ ثمود کی طرف ان کے برادرِ قومی حضرت صالح علیہ السّلام کو بھیجا۔انہوں نے کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! اللہ کی محکومیّت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارے لیے کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی تم اطاعت کرو۔تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس واضح قوانین آچکے۔ اللہ کی یہ اونٹنی تمہارے لیے اس بات کی نشانی ہے کہ تم اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے ہو یا نہیں۔ اُسے اللہ کی زمین میں چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دو اور اسے کسی اذیّت دہی کے خیال سے چھونا تک بھی نہیں مبادا تمہیں دردناک عذاب آن پکڑے (الشّعراء 26:155،156، الشّمس 91:13)۔ (73)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ
بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾

تم ذرا یاد کرو جب اللہ نے تمہیں قومِ عاد کا جانشین بنایا اور تمہارے لیے سرزمین کو سازگار وموافق بنا کے آباد کیا اُس میں تم نرم اور ہموار زمین پر محل بناتے اور پہاڑوں کو کاٹ تراش کر گھر بناتے ہو۔ تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد پھیلاتے ہوئے اس کا شیرازہ نہ منتشر کرتے پھرو۔ (74)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا
مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾

اُس کی قوم کے مغرور اور سرکردہ سرداروں نے ان سے جو اپنے میں سے زیردست تھے اور مستقل اقدارِ حیات پر ایمان لا چکے تھے، پوچھا کہ تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالح اپنے ربّ کی طرف سے پیغامبرِ وحی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس وحی پر جو اُسے دے کر بھیجا گیا ہے، ایمان رکھتے ہیں۔ (75)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾

ان سرداروں نے جو غرور وتکبّر پر جمے ہوئے تھے کہا کہ جن مستقل اقدار پر تم ایمان لائے ہو ہم ان کو نہیں مانتے۔ (76)

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾

لٰہذا، اُنہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں (الشعراء 157:26، الشّمس 14:91) اور اپنے نشوونما دینے والے کے حکم سے سرتابی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح! اگر تُو اللہ کے رسولوں میں سے ہے تو جس عذاب کی تو ہمیں دھمکیاں دے رہا ہے، اسے لے ہی آ۔ (77)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾

آخرالامر، ایک زلزلے نے انہیں آن پکڑا اور وہ اپنے

	گھروں میں بے حس وحرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (78)
فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسَالَةَ رَبِّىۡ وَنَصَحۡتُ لَـكُمۡ وَلٰـكِنۡ لَّا تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ ۝٧٩	لہٰذا، حضرت صالح علیہ السّلام ان سے کنارہ کش ہو گئے اور کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! میں نے اپنے نشوونما دینے والے کا پیغامِ وحی تم تک پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم ہو کہ خیر خواہی کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے۔ (79)
وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٨٠	اور لوط علیہ السّلام کو بھیجا۔ اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسا بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہیں کیا۔ (80)
اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ۝٨١	تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کا کام کرتے ہو۔تم افزائشِ نسل کے مادہ کو حد سے تجاوز کر کے بے محل صرف کرنے والے لوگ ہو۔ (81)
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوۡنَ ۝٨٢	اُس کی قوم کے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہ تھا کہ آپس میں کہنے لگے کہ اس کو اپنے شہر سے نکال باہر کرو۔ یہ لوگ بڑے پاکیزہ صفت بنتے ہیں۔ (82)
فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ۝٨٣	سو ہم نے اُسے اور اُس کے followers کو بچا لیا سوائے اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ (83)
وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝٨٤ ع 10 12 17	اور ہم نے ان پر آتش فشاں پتھروں کی بارش برسائی۔ دیکھو! مجرمین کا کیسا برا انجام ہوا۔ (84)
وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا	اور قومِ مدین کی طرف ان کے قومی بھائی شعیب علیہ

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾

السّلام کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے برادرانِ قوم! تم اللہ کی محکومیّت اختیار کرو اور اپنی صلاحیتوں کو اُس کے دین کے پروگرام کے لیے صرف کیا کرو۔ اس کے سوا تمہارے لیے اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس واضح قوانین آ چکے۔ لہٰذا، تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کر کے مت دیا کرو اور مملکت میں حسن وتوازن کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم مستقل اقدارِ حیات پر ایمان رکھو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے لیے بہتر ہے۔ (85)

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور سب راستوں پر نہ بیٹھا کرو کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں انہیں دین کی طرف آنے سے روکو نہ انہیں ڈراؤ، دھمکاؤ اور نہ ان کے عقائد میں ٹیڑھیں اور کجیاں پیدا کرو۔ وہ وقت یاد کرو جب تم تعداد میں تھوڑے سے تھے پھر تم کو کثرت میں بدل دیا۔ دیکھ لو فساد پھیلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (86)

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور اگر تم میں سے ایک گروہ اِس پر ایمان لے آیا ہے جسے دے کر میں بھیجا گیا ہوں اور دوسرا گروہ اس پر ابھی تک ایمان نہیں لایا ہے تو تم ثابت قدم رہو کہ تمہارے پائے استقامت میں لغزش نہ آنے پائے یہاں تک کہ اللہ ہم دونو کے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سے بہترین حکَم ہے (التّین 8:95)۔ (87)